© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

نام کتاب : میزانِ عمرِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مصنف : بریگیڈیئر (ر) حامد سعید اختر

ضخامت:120 صفحات قیمت: درج نہیں

ملنے کا پتے: ☆ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ لاہور' پنڈی' کراچی۔ ☆ کتاب سرائے' اردو بازار' لاہور

علمائے اُمت کے ہاں یہ معروف ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے وقت ۶ سال تھی اور ان کی رخصتی ۹ سال کی عمر میں ہوئی۔ اس کی تائید میں بخاری شریف اور دیگر کتبِ احادیث کی روایات پیش کی جاتی ہیں اور یہ عقیدہ پروان چڑھتا ہے کہ نابالغ بچی کا نکاح بھی ہو سکتا ہے اور رخصتی بھی۔ ''میزانِ عمرِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا'' کے مصنف کے نزدیک یہ درست نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ خود بخاری کی اس سلسلہ کی روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے اور حتمی طور پر اس سے سیدہ عائشہؓ کا نکاح بعمر چھ سال ثابت نہیں ہوتا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عمرِ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ان روایات کو بنیاد بنانا درست نہیں۔ اپنے موقف کی تائید میں وہ بہت سے دلائل دیتے ہیں۔ وہ تاریخی حوالوں سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کے وقت سیدہ عائشہؓ ۱۹ سالہ بالغہ دوشیزہ تھیں۔

مترجمین اور مفسرین نے سورۃ الطلاق کی آیت ۴ کے الفاظ لَمْ یَحِضْنَ کا معنی یہ کیا ہے کہ ایسی لڑکی جس کو ابھی حیض نہ آیا ہو' یعنی کم عمر نابالغ لڑکی۔ چونکہ یہاں ایسی لڑکی کی عدت کا ذکر ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا نکاح ہو گا تب ہی تو شوہر کی وفات یا طلاق کی صورت میں عدت ہو گی۔ مگر مصنف کتاب ہٰذا لم یحضن کا معنی یہ کرتے ہیں کہ وہ لڑکی جو بالغ ہو مگر کسی عارضے کی بنا پر اسے حیض نہ آتا ہو۔ اپنے موقف کی تائید میں وہ بخاری کی روایت کے راوی ہشام بن عروہ جو حضرت عائشہ کی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پوتے تھے' کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ عمر کے آخری حصے میں شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر بینائی سے بھی محروم ہو گئے تھے۔ امام مالک ہشام بن عروہ کو دروغ گو قرار دیتے ہیں' لہٰذا ان کی روایت قابلِ اعتبار نہیں۔ مصنف عمر عائشہؓ کے متعلق تمام روایات کو وضعی کہتے ہیں جو کسی دشمن نے اُم المؤمنین کی قدر و منزلت کو کم کرنے کے لیے بیان کیں۔ مصنف نے دیگر بہت سے دلائل کے ساتھ نابالغ بچی کے نکاح کو عقلِ سلیم اور دینِ فطرت کے بھی خلاف کہا ہے' جبکہ اسلام کے تمام احکام فطری تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔

یہ کتاب علمائے اُمت کے پڑھنے کے لائق ہے تاکہ وہ فریقین کے دلائل کا علمی اور فکری جائزہ لے کر عوام الناس پر حق بات واضح کریں۔

© rasailojaraid.com